کرنے کے لئے شہر کے باہر گئیں، وہاں کچھ دیر ہوگئی دن دوپہر ہوگیا، موسم گرمی کی تھی دھوپ میں گبھرا گئیں۔ آرام کے لئے تالاب کے کنارے درخت کے نیچے بیٹھ گئیں۔ اس اثنا میں ایک سوداگر وہاں آیا اور اُس تالاب پر آکر ڈیرہ کیا تھوڑی دیر کے بعد گانا بجانا شروع ہوگیا۔ سیٹھ وسیٹھانی بڑی خوشی سے راگ وناچ دیکھ رہے تھے، طرح طرح کے کھانے تیار ہوگئے اور پان سپاری لیکر چبانے کے لئے نوکر ہر وقت حاضر کھڑے تھے۔ ہر طرح سے اُن کے پاس سامان عیش وعشرت کا موجود تھا۔ یہ سب پُن کا پھل ہے، پچھلے جنم میں کوئی نیک کمائی کی تھی، جس کو اب بھوگ رہے ہیں۔ بیوپاری لوگ بھی اُن کے ہمراہ تھے اور نوکر چاکر کٹنب قبیلہ اُن کے ہمراہ تھا۔ سواری کے لئے ہاتھی، گھوڑے، رتھ وپالکی سب قسم کا سامان موجود تھا۔ یہ ساری حالت دیکھ کر وہ دونوں بہنیں آپس میں باتیں کرنے لگیں کہ ہم نے بڑا پاپ کیا ہے۔ جس کے سبب ہم یہ دُکھ بھوگ رہی ہیں۔ دیکھو اُن کا کیسا پُن جاگا ہے جو نہایت ہی خوشی سے اپنا وقت گذار رہے ہیں۔ ایسی ایسی باتیں بنا کر افسوس کرتی تھیں۔ اتنے میں ایک پنڈت آیا اُس نے اُن کو کہا کہ تم کیا سوچتی ہو۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم کو یہ خیال ہو رہا ہے کہ ہماری مفلسی دور ہو آپ

کرپا کرکے ایسا کچھ بتادیں ۔ پنڈت نے کہا کہ میں تم کو ایک تدبیر بتلاتا ہوں اگرتم ویسے کروگی ،تمہارا دلدر دور ہوجائیگا۔اُنہوں نے کہا کہ جس طرح آپ فرمائیں گے ہم کریں گی۔ پنڈت نے کہا یہ جوجگہ کا مندر ہے اور جس شے کو پکڑنا اُس کو چھوڑنا نہیں۔اُس کے اندر جا کر چت لگا کر کے دھیان لگاؤ اوراس منتر کو جو کہ میں بتلاتا ہوں سمرن کرو۔ چنانچہ اُن دونوں بہنوں نے ایسا ہی کیا۔جکہ دیوتا اُن کے روبروآ حاضر ہوا۔کہا مانگو کیا مانگتی ہو، اُنہوں نے ایک ایک دینار مانگا کہ ہرروش مل جایا کرے جکہ نے کہا کہ منظور ہے۔وہ دونوں بہنیں خوش ہوکر اپنے گھر کو چلی گئیں۔ ہرروز ایک ایک دینار اُن کو ملا کرتا تھا۔اس طرح سے وہ بڑی خوشی سے اپنے دن گذارنے لگیں۔ اُن دونوں میں سے بڑی بہن سُدہی نے لالچ کیا اوراپنے دل میں خیال کیا کہ میری بہن بھی میرے برابر ہے میں اُس سے کسی طرح سے بڑھ جاؤں تاکہ لوگوں میں اُس سے میری زیادہ عزّت ہوجاوے۔ اِس خیال کے پورا کرنے کے لئے لوبھ کے بس ہوکر پھر اُس مندر میں گئی اور دیوتا آحاضر ہوااور کہا کہ تونے مجھے کیوں بلایا۔ سُدھی نے کہا کہ میں یہ چاہتی ہوں کہ بودی سے مجھ کودوگنا ملے۔دیوتا نے منظور کیا کہ آیندہ کوبُدہی

سے دوگنا ملا کریگا۔ دیوتا یہ کہ کر چلا گیا اور سُدھی بڑی خوشی خوشی اپنے گھر آ گئی ۔آئندہ کو ہر روش دوگنا دوگنا بودی سے ملنے لگا۔ تھوڑے عرصہ میں سُدھی زیادہ مالدار ہوگئی۔ بُدہی نے خیال کیا کہ یہ کیا سبب ہوا۔ جانا کہ دیوتا کی پوجا کر کے میرے سے دوگنا مانگا ہے۔ چنانچہ وہ بھی مندر میں گئی اور دیوتا کا سمرن کیا دیوتا آ حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ بتلاؤ بدھی نے کہا کہ مجھ کو کانی کر دو چنانچہ دیوتا نے کانی کر دیا اور سُدھی اُسی وقت اندھی ہوگئی کیونکہ اُس کو اس سے دوگنا ملتا تھا۔ یہ حالت دیکھ کر وہ اپنی بہن کو طعن دینے لگی کہ تو میرے سے زیادہ سُکھ چاہتی تھی اب زیادہ سُکھ لے لو رونے پیٹنے سے کیا ہوتا ہے۔ اپنے کیئے کا پھل پایا ہے۔ انتریامی آپ بھی اسی طرح سمجھو۔ میں ہاتھ باندھ کر عرض کرتی ہوں کہ دیو جوگ سے یہ روہی مل گئے اس سے زیادہ لوبھ نہ کرو ورنہ سُدھی کی طرح پچھتاؤ گے۔ دونوں کو کھو بیٹھو گے۔ یہ سُنکر سوامی ہنس پڑے اور بولے کہ آپ نے اس کا راز نہیں سمجھا۔ دھن دولت کی خواہش بری ہوتی ہے تو میرے کہنے کو صحیح مان لے تو تو جوانی کے نشہ بدمست ہو کر مجھ کو اُلٹی اُلٹی مثالوں سے گراتی ہو میں کبھی تیری چال میں نہیں پھنسونگا۔ کیونکہ میرے سینہ میں گورو نے اصلی سروپ بٹھلا دیا ہے اور متیا تھ کے اندھیرے کو دور

کر دیا ہے۔جس طرح میل کوسونا سے سنار دور کر دیتا ہے۔اب میں سچّے اور سیدھے راستہ کونہیں چھوڑ ونگا۔جیسے راجہ کے گھوڑے نے کیا تھا۔تو سینا سری نے کہا کہ وہ کس طرح سے ہوا سنا دیجئے۔

جمبو کمار سنانے لگے، جمبو دیپ کے بھرت کھیتر کے حصّہ میں ایک شہر آباد تھا۔جس کا نام بسنت پور تھا۔ جہاں کا راجہ جت ستر وتھا جو جینی تھا۔ اُس کے پاس ایک گھوڑا تھا جس میں کوئی عیب نہ تھا تمام انگ واپاوانگ اُس کے ٹھیک تھے۔وہ بہت ہی خوبصورت تھا اور اُن کے کان چھوٹے تھے پورے قد کا تھا۔اُس شہر میں جندت نام کا ایک سراوک رہتا تھا اور وہ ہر فن میں ماہر تھا۔وہ ہر وقت دیا کی طرف خیال رکھتا تھا۔راجہ نے ایک گھوڑا اُس کے سپرد کر دیا کہ اس کو پھیر کر درست کر دو اور ایسی چال سکھاؤ کہ اگر جیو پاؤں کے نیچے آجائے وہ مرے نہیں۔راجہ کا حکم منظور کر کے گھوڑا کو اپنے گھر لے آیا اور نوکر کو کہا کہ اس کو عمدہ استھان پر باندھ دو۔ جندت نے اُس کو بہت کلا سکھلائیں۔ایسے ہلکے سے پاؤں زمین پر رکھتا تھا کہ مٹی زمین کی نہیں دبتی تھی اور یہ بھی سکھلایا کہ وہ کھوٹے راستہ پرنہیں چلتا تھا۔جب کہ وہ سب طرح سے واقف ہو گیا اُس کو لیکر راجہ کی ڈیوڈھی پر آیا اور عرض کرائی کہ جندت معہ

گھوڑا حاضر ہوا ہے۔ چنانچہ راجہ فی الفور باہر آیا اور گھوڑے کو دیکھا جندت نے ایک سفید چادر زمین پر بچھا کر گھوڑے کو اُس پر چلایا نہ تو چادر میں کوئی سلوٹ پڑی اور نہ مٹی وغیرہ لگی بہت طرح سے اُس چادر پر دوڑایا۔ راجہ دیکھ کر بہت ہی خوش ہوا۔ جندت کو بہت ہی انعام دیا اور اُس کا درجہ بڑھا دیا۔ اُس گھوڑے کی چال کا چرچا گردونواح میں دور دور تک پھیل گیا۔ ایک شہر کے راجہ کو جس کا نام اری تھا گھوڑے کا حال سُن کر یہ خواہش پیدا ہوئی کہ جس طرح سے بھی ہو سکے اُس گھوڑے کو حاصل کیا جاوے۔ یہ بھی خیال کیا کہ راجہ جت سترو میرے سے زور آور ہے لڑائی سے میں فتح نہ پا سکوں گا۔ کوئی اور ایسی تدبیر کرنی چاہیئے جس سے گھوڑا ہاتھ آ جاوے۔ چنانچہ اپنے مطلب کے پورا کرنے کے لئے چوروں کو بلوایا کہ تم اُس گھوڑے کو چورا کر لے آؤ جو انعام مانگو گے دے دونگا۔ اُن میں سے ایک چور نے جو کہ بڑا چالاک تھا اُٹھ کر راجہ کو سلام کر کے عرض کی کہ مہاراج مجھ کو حکم دیجئے کہ میں بہت جلدی اس کام کو بہم پہنچاؤ نگا۔ راجہ نے کہا کہ بہت اچھا جلدی جاؤ اور اُس گھوڑے کو چوری کر کے لاؤ میں تم کو بہت انعام دونگا۔ چور اُسی وقت وہاں سے چلا گیا اور سیدھا اُس گھوڑے کے اصطبل میں پہنچا۔ داروغہ نے پوچھا کہ تو

کیوں یہاں آیا ہے چور نے کہا کہ میں نوکری کے واسطہ آیا ہوں۔ میں بھوکا مرتا ہوں میرا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔شکم پروری چاہتا ہوں۔ داروغہ نے کہا کہ تم اس گھوڑے کی لید اُٹھایا کرو۔ میرا مالک فیاض ہے اُس کے کسی چیز کی کمی نہیں ہے تیری پرورش کریگا۔تو آرام سے اپنا گذارہ کر سکے گا۔ چنانچہ وہ ویسے ہی کرنے لگا۔شب وروز وہاں رہنے لگا۔ایک رات کو چور نے موقعہ پاکر گھوڑے کی اگاڑی اور پچھاڑی کھول دی اور لگام دیکر اُس کی پیٹھ پر سوار ہو گیا۔ گھوڑا واقف تھا اور وہ بد راہ نہیں چلتا تھا ہر چند چور نے زودکوب کیا گھوڑے نے کچھ خیال نہ کیا، اتنے شور پڑ گیا اور داروغہ آ گیا چور بھاگ گیا۔ یہ خبر راجہ تک پہنچی راجہ سُن کر بہت ہی خوش ہوا۔تب سے وہ اُس کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز جاننے لگا اور زیادہ خاطر داری کرنے لگا۔ اے بھاگوان تم بھی اس پر سمجھو اور دل کو ٹھکانے لاؤ۔ جت ستر و کو جن راج سمجھو اور گھوڑے کو مجھے جانو اور سیٹھ کو سودھرما سوامی جانو جس کے حوالہ گھوڑا کیا تھا۔ جس نے گھوڑے کو سیدھے راستہ چلنا سکھلایا تھا یہاں سوامی جی نے سمگت کا راستہ بتلایا ہے۔اُس راجہ کو جس نے گھوڑے کے چُرانے کے واسطہ چور کو بھیجا اُس کو موہنی کرم سمجھو اور چور کو کام بھوگ وغیرہ جانو چور کی میٹھی میٹھی باتوں